دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

سیریل نمبر	11353	نام	سلمان فارسی
فتوی نمبر		پتہ	کراچی
تاریخ	9/22/2011	موضوع	پالتوبلی.
ای میل		کاتب	شاہد فیاض احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج کل بلی کی خرید وفروخت کا بہت رواج ہے، جن ''بلیوں'' کی خرید وفروخت کی جاتی ہے وہ یہ عام بلی نہیں ہوتیں جو کہ محلے اور گلیوں میں پھرتی ہیں، بلکہ یہ فینسی بلی کہلاتی ہیں اور ان کی بہت سی اقسام ہیں، جن میں چند مشہور یہ ہیں:

۱۔ پرشین بلی ۲۔ ہمالین بلی ۳۔ ترکش انگورہ

یہ تقریباً 25 کے قریب اقسام ہیں، اور یہ تمام بلیاں یا تو 100 سال پہلے دریافت ہوئیں ہیں، یا پھر انہی فینسی بلیوں کی نسلوں کو آپس میں ملا کرنئی نسل پیدا کی گئی ہیں، ان بلیوں کی عادات دوسری بلیوں سے بالکل مختلف ہوتی ہیں، چند ان میں سے یہ کہ عام بلیوں کی طرح یہ ہر چیز نہیں کھاتی بلکہ مخصوص چند ایک دو چیزیں ہی کھاتی ہیں جیسے کہ کلیجی ابال کر یا مچھلی ابال کر کچی چیزیں نہیں کھا سکتی، بلکہ دکانوں پر آجکل تو ان کے کھانے تیار ملتے ہیں جو کہ مہنگے ہوتے ہیں، باقاعدہ ڈاکٹر سے ان کا چیک اپ بھی کرانا پڑتا ہے، یہ گھر میں رہنے کی عادی ہوتی ہیں، گھر کے باہر نہیں رہ سکتی اور سب سے اہم یہ کہ رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء کا استعمال کرتی ہیں، الغرض کہ بلیوں کی نایاب نسل کہلائی جاتی ہیں

ان وجوہات کی بنا پر یہ بلیاں قیمتاً مہنگی ہوتی ہیں اور بڑے مہنگے داموں فروخت ہوتی ہیں، جسکی بنا پر آج کل لوگ اسے پالتے ہیں ان کی نسلوں کو بڑھاتے ہیں اس غرض سے کہ اسے فروخت کرسکیں۔

تو کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کہ بارے میں کہ:

۱۔ آیا کہ ان بلیوں کی خرید وفروخت جائز ہے؟

۲۔ ایک حدیث میں بلی اور کتے کی خرید وفروخت کی ممانعت آئی ہے تو کیا ان بلیوں کا شمار اس میں ہوگا؟

۳۔ اگر جائز ہے ان کی خرید وفروخت تو پھر جس حدیث میں ممانعت آئی ہے اس کی کوئی خاص وجہ؟

از راہ کرم ان سوالات کے مدلل جوابات عنایت فرمائیں

شکریہ

سلمان ربانی

جامعہ بنوریہ، کراچی

salmaanfarsi@yahoo.com

الجواب حامداً ومصلیاً

بلی کی خرید وفروخت بالاتفاق جائز ہے اور جس حدیث مبارک میں اس کے خرید وفروخت سے ممانعت وارد ہوئی ہے وہ کراہتِ تنزیہی پر محمول ہے۔

کما فی تکملۃ فتح الملہم: عن ابی زبیر، قال سألت جابراً رضی اللہ عنہ عن ثمن الکلب والسنور، قال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک (وقال المصنف حفظہ اللہ تعالیٰ تحت قولہ "والسنور") (جاری ہے.....)

استدل به من قال بحرمة بيع السنور (إلى قوله) واتفق

الائمة الاربعة وجمهور من سواهم على جواز بيعه، و

حملوا النهي في حديث الباب على التنزيه، وهو اصح

ما قيل فيه. اهـ (١٢/ ص٣٤٥) -

وفي الدر: (وصح بيع الكلب) ولو عقوراً (والفهد) و

الفيل والقرد (والسباع) بسائر انواعها حتى الهرة

وكذا الطيور اهـ (٥/ ص٢٢٦) - والله اعلم بالصواب

شاهد احمد عفي عنه

دار الافتاء جامعة بنوريه عالميه كراچی ١٦

٢٢/ ذي الحجه/ ١٤٣٢هـ

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعة بنوریہ

٢٥/ ذي الحجه/ ١٤٣٢هـ

الجواب صحیح

محمد [illegible]

دار الافتاء جامعة بنوریہ

٢٥/ ذي الحجه/ ١٤٣٢هـ

نائب رئيس

دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

رئيس

دار الافتاء جامعة بنورية العالمية

دار الافتاء

١١٣٥٣

١٤٣٢/١٢

جامعة بنورية العالمية

13/12/11